نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

مصر میں انسانیت موت کی دہلیز پر
اور مسلم امہ کے حکمرانوں کی مجرمانہ خاموشی

مصر میں اخوان المسلمین کی قانونی جمہوری حکومت کا تختہ اُلٹنے کے بعد مصر کی جلاد صفت فوجی قیادت نے گزشتہ دنوں بے گناہ معصوم‘ نہتے پرامن مصری شہریوں پر جو مظالم ڈھائے وہ آج کی نام نہاد مہذب دنیا اور جمہوریت کے منہ پر ایسا طمانچہ ہے جس کی خوفناک گونج صبح قیامت تک سنائی دے گی۔ مصر کے فرعون ثانی غاصب جنرل عبدالفتاح السیسی کی افواج نے مظاہرین پر ٹینکوں‘ بکتر بند گاڑیوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اچانک ہلّہ بول دیا جس میں تین ہزار کے لگ بھگ مرد و خواتین اور بچوں کو چنگیزی افواج کی پیروی میں گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اور درجنوں افراد سمیت چھوٹے چھوٹے بچوں اور بچیوں کو اسلام سے وابستگی کی بناء پر زندہ جلا دیا جن کے دھوؤں اور راکھ نے یقیناً عرش عظیم کی بلندیوں و عظمتوں پر اپنی مظلومیت کے نقش ثبت کر دیئے ہوں گے۔

صرف اور صرف اس جرم میں کہ وہ گزشتہ دو ڈھائی ماہ سے اسلام پسند صدر مرسی کی منتخب جمہوری حکومت کی بحالی کیلئے استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پُرامن دھرنا دیئے ہوئے تھے۔ وما نقموا منھم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید۔ جمہوریت کی بحالی کا مطالبہ کرنے کی پاداش میں ان پر مظالم کے پہاڑ گرا دیئے گئے اور ظلم و ستم کے ایسے ایسے خوفناک مناظر کو پرنٹ میڈیا نے چھپانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر سوشل میڈیا ’فیس بک‘ کے ذریعے دنیا کے سامنے آئے کہ جنہیں دیکھ کر اہل دل‘ اہل درد اور اہل نظر کے کلیجے پانی پانی ہو گئے۔ آخر کیوں ان فرزندانِ اسلام و کشتگانِ جمہوریت پر ظلم و ستم کے یہ سارے ”ہنر“ آزمائے گئے؟ خونخواری و خونریزی کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے گئے۔ کیا یہ بیچارے شہری اور مظلوم مصری عوام دہشت گرد‘ تخریب کار یا حکومت کو مطلوب خطرناک عناصر تھے؟ جو انہیں فوجی آپریشن کی بہیمیت کے ذریعے تہ و تیغ کیا گیا اور مسجد رابعہ العدویہ اور النہضہ اسکوائر کے ساتھ ساتھ قاہرہ کی شاہراؤں پر فرزندانِ نیل کا خون پانی کی طرح بہایا گیا۔ افسوس! صد افسوس کہ ہم ایسے بدقسمت اندھے‘ لولے‘ لنگڑے عہد کے باسی ہیں جس میں صرف اور صرف مسلمانوں اور خصوصاً دین سے وابستہ حلقوں‘ جماعتوں‘ تنظیموں کیلئے قید و بند کی صعوبتیں ان پر مظالم کی یلغار اور موت کی فراوانی ہے۔ ہم دنیا بھر میں روزانہ مسلم بھائیوں کی خون کی ہولی کا منظر دیکھتے ہیں لیکن ماسوائے افسوس و حسرت کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ آخر اس بدقسمت غلام عہد کا مظلوم مسلمان کس سے جا کر فریاد کرے؟ اور کس دیوار اور سہارے پر اپنا سَر رکھے؟ نہ جمہوریت کے ”محمل“ میں انہیں سکوں کا ساماں میسر ہوتا ہے نہ نظامِ اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں کی یہ تمنا

کر سکتے ہیں؟ اور نہ اپنی مرضی کا قانون حکومت قائم کر سکتے ہیں نہ اسلامی تہذیب وتمدن کی ردا اوڑھ سکتے ہیں، ان کیلئے صرف اور صرف ننگی آمریت کی کڑکتی دھوپ "مغربی مسیحا" بار بار تجویز کرتے ہیں۔ اگر مسلمان جمہوریت اور انتخابات کا راستہ اپناتے ہیں تو دنیا ان کے حق میں کیئے گئے فیصلے کو بھی ماننے سے انکاری ہوتی ہے اور اگر جہاد اور اپنے دفاع کے حق کیلئے بھی علم بلند کرنا چاہیں تو بھی دہشت گرد اور قابل گردن زدنی قرار دیئے جاتے ہیں۔

بہرحال اخوان المسلمین نے اس تمام افسوسناک صورتحال کا مظاہرہ جس صبر و استقامت اور جرأت و استقلال سے کیا ہے، اس کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ انہوں نے آخر تک تشدد اور جوابی کارروائیوں سے خود کو دور اور بچائے رکھا ہے۔ البتہ خفیہ ایجنسیوں اور اسرائیل کے ایجنٹوں نے بارڈر کے اطراف میں ازخود ایک دو کارروائیوں میں پولیس کے کچھ لوگوں کو قتل کیا ہے تاکہ اس کا الزام اخوان المسلمین کی تنظیم پر تھوپا جائے۔ اِسی غیر مصدقہ کارروائیوں کے نتیجے میں اب مصر کے کٹھ پتلی وزیر اعظم اخوان المسلمین تنظیم پر دوبارہ پابندی عائد کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں لیکن اس قسم کی گھٹیا کارروائیوں سے نہ ماضی میں مصر اور عالم عرب میں اخوان کا راستہ روکا گیا ہے اور نہ مستقبل میں روکا جاسکتا ہے، کیونکہ اخوان کی ساری تاریخ خونچکاں داستانوں اور شہادت کے تمغوں سے مزین ہے۔ ع نہ ہم منزل سے باز آئے نہ ہم نے کارواں چھوڑا

اس نازک صورتحال پر ساری دنیا اور خصوصاً عالمِ اسلام کی قیادت کی مجرمانہ خاموشی اور گونگا پن یہ ظاہر کررہا ہے کہ عصر حاضر میں مسلمانوں کے کوئی انسانی و بشری حقوق نہیں۔ ایک مغرب زدہ این جی او والے کی بیٹی ملالہ پر تو پوری دنیا اور عالم اسلام کی نام نہاد قیادت نے آسمان سر پر اٹھالیا تھا لیکن مصر و شام کی سینکڑوں معصوم اور فرشتہ صفت "ملالاؤں" پر نہ ان کی آنکھ نم ہوئی نہ ان کے ماتھوں پر حزن و پریشانی کی کوئی شکن نمودار ہوئی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مصری عوام کے خون سے نہ صرف فوجی جرنیلوں کے ہاتھ رنگین ہیں بلکہ ان کے ہمراہ امریکہ، فرانس، عالم عرب کی تمام قیادت کے ہاتھ بھی اس قتل عام میں برابر کے لہو رنگ ہیں۔ اگر جنرل سیسی کے سر پر ان قوتوں کی تائید وحمایت نہ ہوتی اور اربوں ڈالر کی امداد نہ ہوتی تو اتنے خطرناک قتل عام کا یہ بزدل کردار تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔ اِس عظیم انسانی المیہ کے وقوع پذیر ہونے میں روزِ محشر کفار حکمرانوں کے ہمراہ مسلم حکمران بھی ان شاء اللہ ان مظلوموں کے روبرو ہوں گے۔ مصر کی سرزمین جو تاریخ عالم کی ماں سمجھی جاتی ہے، اتنی بنجر اور بانجھ نہیں ہوئی کہ اِس میں دوبارہ معجزے پیدا نہ ہوں اور پرانی تاریخ کا اعادہ نہ ہو کیونکہ دریائے نیل کی طغیانی اور بحرِ احمر کی لہروں کی روانی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ جس طرح ماضی میں فرعون مصر اور اس کی ظالم فوج اس میں غرق ہوگئی تھی ان شاء اللہ بتائید ایزدی جمال عبدالناصر، انور سادات اور حسنی مبارک کی طرح عہدِ جدید کے فرعون جنرل سیسی کا اختیار واقتدار بھی ایک دن انہی پیشرؤں فراعنہ کی طرح وقت کے دریا میں غرق ہوجائے گا۔

ے آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے؟